بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہارے عشق کے گھنگرو بہت ہی بجتے ہیں
عجب دھمال کا عالم ہے میری دنیا میں

www.urdusukhan.com اردو سخن ڈاٹ کام کی پیشکش

کومل سا اِک روگ

راحت علی معظم

اردو سخن

مکتبہ فکرو دانش، الحمد پلازہ، اردو بازار۔ لاہور۔ فون: 0302-7844094

کومل سا اِک روگ

راحت علی معظمؔ

قصور۔ پاکستان

اُردوسخن

استحاق: تمام تصرفات ”اردوسخن“ کی تحویل میں ہیں

ناشر: اردوسخن ڈاٹ کام، پاکستان

نمودِ اول: 2014ء

KOMAL SA IK ROG

Rahat Ali Moazzam

اہتمام: ناصر ملک

کمپوزنگ: شہزاد احمد

طباعت: شیرِ ربانی پریس، ملتان

قیمت: 250 روپے (8 یورو، 10 ڈالر)

اُردوسخن

آرٹ لینڈ، گرلز کالج روڈ، چوک اعظم (لیہ) فون: 0606-372557

مکتبہ فکرو دانش، الحمد پلازہ، اردو بازار۔ لاہور۔ فون: 0302-7844094

urdusukhan@hotmail.com www.urdusukhan.com

انتساب

بہت شفیق بابا جان
میاں محمد معظم علی

اور

میری محبتوں کا جاوداں خزینہ

ماں جی
میمونہ تبسم کوثر

کے نام

میری عقیدتوں اور محبتوں کا حرف حرف!

فہرست

کومل سا اِک روگ (دیباچہ)	11
کر کے قربان جان کیا لکھوں؟ (حمد)	12
تمہارے نام کا مجھ کو سہارا یا رسول اللہؐ (نعت)	13
اِک محل بنانا ہے پھر اُس کو سجانا ہے	14
نہ یہ پوچھ کتنے ملال تھے	16
چین میرا قرار بھی تم ہو	17
روز وہ مجھ کو چھوڑ دیتے ہیں	18
بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے پیار دیا ہے	19
ساتھ اپنے کا حوصلہ دے دو	20
تم کہو حشر بپا ہو جائے	21
پلٹ دی میرے دل کی کایا	23
جینا تری گلی میں مرنا تری گلی میں	25
مرے پیر کا نام ہے عبد اللہ	26
میری بے تاب محبت پہ جوانی آئے	27
اب کہاں تم سے کنارہ ہمدم	28
شام کے سائے مجھ سے پوچھا کرتے ہیں	29
عشق میرے کی ابتدا تم ہو	30
ہم تو ایسے تیری چاہت کرتے	32
صبح صبح جب خواب بکھرنے لگتے ہیں	34

دنیا سے منہ موڑ لیا ہے	36
سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ ہم کدھر جائیں	37
نہ میرا دل دکھا کے بات کرو	38
یاد تمہاری پل پل آئی	40
بات تھی اصل جو چھپاتے رہے	42
اُنکا وعدہ ہے بچھڑ جائیں گے	44
آج پھر تیرا کرم یاد آیا	46
پیمانِ نو	47
ہم کو پھر تیرا سفر یاد آیا	49
تصویر یہ تیری دیکھتے رہنے کے لیے ہے	51
جب کبھی اُن سے بات ہوتی ہے	52
دُنیا سنگ بغاوت کی ہے	53
ہم آج بھی ہیں سوچ میں ڈوبے ہوئے یارو	55
دُور جانے میں بہت دیر لگی	56
سدا دھڑکنوں میں بسا لیں گے تم کو	57
تُجھ بن رہنا سیکھ لیا ہے	58
دامن وہ اپنا ہم سے چُھڑائیں تو بات ہے	59
ہم جانتے ہیں وقت دوبارہ نہ آئے گا	60
خود کو ہم نے چُھپا کے دیکھ لیا	61
اب تو سائے سے بھی کہتے ہوئے ڈر لگتا ہے	62
اب کے بھی خُوب سنبھالا تم نے	63
بس تیری بات ہے دیوانوں میں	64
اِک آس یہی ہے جینے کو	65
اُس نے پوچھا عشق ہے کیسا	66
کیسے ہیں لوگ یونہی پیار جتانے آئے	68

نام کومل ہے پیار کومل ہے 69
میری چاہت پہ وہ حیران رہا 70
جانے کتنی راتوں سے ہم جاگ رہے ہیں 71
آنکھوں کی مستیاں ہیں کہ جامِ شراب ہے 72
اب یہ سوچا ہے کہ میں اُن سے کنارہ کرلوں 73
بات کہنی تھی اَن کہی ہی رہی 74
ابھی تو دِن سنورنے تھے انہیں جانے کی جلدی تھی 75
میری باہنوں میں تو سمٹ جائے 76
وہ جارہا ہے لیکن یہ جان کر تو جائے 77
ہم نے دُنیا کا رنگ دیکھا ہے 78
آج پتوں کی سرسراہٹ ہے 79
جب سے دیکھی ہوئی جاناں تیری تصویریں ہیں 80
جو کی ہے وفا بھی بہت دیر تک 81
ہے یار مقدس تو میرا پیار مقدس 83
موسم یہ ہمیں تڑپائے تو کیا 84
قصہ کسی کے پیار کا کہنے نہیں دیا 86
دِل تو میرا اُداس ہے یارو 87
ہے رات گزرنے کو 89
بتا مجھے کوئی اُن کا پیغام ہے کہ نہیں 91
ہنسنے سے رونا بہتر ہے 93
کیسے بتلاؤں جاناں تمھیں کھوجتے 94
اُس نے کیا ایسی بات کر ڈالی 97
اپنے دِل کی یہی کہانی ہے 98
اُن کا کہنا ہے کہ ہم تب کتاب لکھیں گے 100
وہ جو قسمت ہے اس کے مارے ہیں 102

اُن کو جب بھی ہے پشیماں دیکھا 104
زندگی میں کوئی راحت ہوتی 106
بھولتا کب ہے گلابی آنچل 108
اشک آنکھوں میں ذرا آنے دو 109
اُس کے جیسا ہی لگا عید کا چاند 111
تم عنایت جو ساتھ کر دیتے 112
مجھ سے وہ آج یہ کہنا چاہے 114
ایسا دریا ہے چڑھتا جا رہا ہے 115
کیا بتلاؤں دکھڑے جاناں 117
کہہ دیا اُس نے سب کچھ چھپاتے چھُپاتے 118
تیرے سنگ عُمر جو بتائی ہے 119
دِل کی حالت بتا نہیں سکتے 121
تم کو بھی کچھ کہنا ہو گا 123
یاد تیری کا جھونکا ایسے 125
وہ اگر ایک بار آ جائے 127
اُس کی ہر یاد جلا دی میں نے 129
رُوٹھ گیا وہ اُس کو منانا مشکل ہے 131
وہ تو چلا گیا مگر اُس کو پتا نہیں 132
دی ہم نے صدائیں تو پکارا نہیں کوئی 134
اپنے دِل کو نہیں جچتا کوئی 136
ہم کہاں کائنات چاہتے ہیں 138
تب سے تمام رات ہیں ہم جاگنے لگے 140
اِک ضروری سا کام رہتا ہے 142
اجنبیت کی چادر کو وہ اوڑھ کر 144
جان میری نہ جانا تم 146

ہونٹ اُس کے میں چومنا چاہوں	148
اب تڑپنے کا کچھ ارادہ ہے	150
اُس سے کہو وہ آج بھی نہ جائے تو اچھا ہے	151
اُن سے جو کچھ سنا نہیں جاتا	152
اِک دِل کا درد تھا جو رہا زندگی کے ساتھ	154
کتنی پیاری ہیں تمہاری آنکھیں	156
پیاری پیاری آنکھیں اُن کی	158
اب تو دِل کو نئی راہیں دے دو	160
یوں تو سب کچھ تیری خبر میں ہے	161
آج سب چھوڑ گئے	163
خوش رہا وہ میری ہر خوشی کے لیے	164
اپنے مرشد کا نکالو صدقہ	166
ہم اُس بے وفا سے وفا کر رہے ہیں	168
آجا کے انتظار کی ہمت نہیں رہی	169
عجب طُوفان سا دِل میں مچا ہے	171
عنوان	172
دِل کیا جلا کے ساتھ مُحبت بھی جل گئی	174
سوچا ہے تجھے کتنا ہر اِک جام سے پہلے	175
بکھرے جو ٹوٹ ٹوٹ کے ارمان کیا لکھوں	176

کومل سا اِک روگ

روگ تو روگ ہی ہوتا ہے۔ چاہے کومل سا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس کی شدتِ تاثیر جانکاہ ہوتی ہے۔ پھر اگر کومل سے اس روگ سے عشق بھی ہو جائے تو پھر یہ کہنے کو محض کومل سا اک روگ ہوتا ہے مگر یہ انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا۔ نہ محفل کا، نہ تنہائی کا۔۔۔کہیں بھی چین و قرار نہیں ملتا۔ بس محبوب کی ایک جھلک میں تمام جہان سما جاتے ہیں۔ اُسی جھلک میں انسان جیسے سب کچھ پا لیتا ہے۔

ان کو خدا ملے ہے خدا کی جنہیں تلاش
مجھ کو تو بس اک جھلک مرے دلدار کی ملے

دیکھا جائے تو بس 'ع' اور 'غ' کا ہی فرق ہے۔ سرکار بابا بلھے شاہؒ کے کلام کو سامنے رکھا جائے تو خدا دلدار ہو سکتا ہے اور دلدار خدا۔۔۔ دونوں میں ایک ہی جھلک۔ اپنی اپنی سمجھ بوجھ کی بات ہے کہ کس سراپے میں کس روپ میں کیا دیکھ لے۔ خیر! بات نکلے گی تو پھر دور تلک جائے گی۔ میری پہلی کتاب کا نام "صرف تم" تھا۔ زیرِ مطالعہ مجموعہ کلام کا عنوان "کومل سا اِک روگ" ہے۔ اُمید ہے آپ سب پڑھنے والوں کو پسند آئے گی۔ اس کی تکمیل میں میرے ماں باپ اور مرشد کی خاص دعائیں شامل ہیں۔

خُدا اِن دعاؤں کا سایہ میرے سر پر ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔

راحت علی معظم

لاہور۔ فون: 0305-4111815

حمد

کر کے قربان جان کیا لکھوں؟
میں اپنے مولا کی شان کیا لکھوں؟

کوئی مخلوق بھی کہیں پر ہو
سب کا اُس کو ہے دھیان کیا لکھوں؟

میں تو ذرے سے بھی ادنیٰ مولیٰ
کیا کروں تجھ پہ دان، کیا لکھوں؟

حمد لکھنا مری مجال کہاں
اک مکمل جہان کیا لکھوں؟

کر دے راحتؔ پہ کرم اے مالک!
ہے فقط تجھ پہ مان ، کیا لکھوں ؟

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تمہارے نام کا مجھ کو سہارا یا رسول اللہؐ
مصیبت میں ہمیشہ دل پکارا یا رسول اللہؐ

علی مولاؑ کے اُن کی آل کے صدقے مرے آقا
بھرم رکھنا ہے محشر میں ہمارا یا رسول اللہؐ

حقیقی عشق کی زنجیر بھی مجھ کو عطا کرنا
نہیں اب جھوٹی دنیا میں گزارا یا رسول اللہؐ

نہیں کچھ اور راحت کی بس اتنی التجا ہے
درخشاں ہو محبت کا ستارا یا رسول اللہؐ

اِک محل بنانا ہے پھر اس کو سجانا ہے
غازی کا عَلَم اُس میں اونچا سا لگانا ہے

پنجتن کا ہے یہ صدقہ پیارا سا لکھانا ہے
لوگوں نے اس محل کو بس دیکھتے جانا ہے
لگتے ہیں وہاں نعرے مولا علی ہمارے
ماتم کے لیے سب نے ہاتھوں کو اُٹھانا ہے

اِک محل بنانا ہے پھر اُس کو سجانا ہے
غازی کا عَلَم اُس میں اونچا سا لگانا ہے

مُرشد کی وہاں میں نے تصویر لگانی ہے
ہر شب وہاں وارث کی ہیر پڑھانی ہے
مانا نہ اگر بلُھا پھر نچ کے منانا ہے
اِک محل بنانا ہے پھر اُس کو سجانا ہے

ان سب کا جہاں پہرا بس عشق وہیں ٹھہرا
کیا اس کے سوا راحتؔ عاشق کا ٹھکانا ہے

اِک محل بنانا ہے پھر اُس کو سجانا ہے
غازی کا علَم اُس میں اونچا سا لگانا ہے

نہ یہ پوچھ کتنے ملال تھے
وہ جو میرے دل میں سوال تھے

کبھی دکھ ہجر کبھی مل کے غم
یہی زندگی کے وبال تھے

عجب غرور و ادا و ناز
سارے اُس میں کمال تھے

ہائے ذہن و دل سے بھلا دیے
اُسے جتنے میرے خیال تھے

عروج سمجھا ہے جس کو راحتؔ
وہی چاہتوں کے زوال تھے

چین میرا قرار بھی تم ہو
میرے مرشد ہو، یار بھی تم ہو

جس میں رہنا ہے حشر تک مجھ کو
میرے بلھےؒ! حصار بھی تم ہو

روح مہکی ہے فقط تم سے ہی
گل ہو، گلشن ، بہار بھی تم ہو

خواہ فتوے لگائے گی دنیا
میرے مالک ہو، پیار بھی تم ہو

پاس اپنا تو کچھ نہیں راحتؔ
روپ تم ہو، نکھار بھی تم ہو

روز وہ مجھ کو چھوڑ دیتے ہیں
باندھ کر عہد توڑ دیتے ہیں

دیکھنا ہے مرے فسانے کو
اب کے وہ کیسا موڑ دیتے ہیں

پہلے کہتے ہیں پھول میرا دِل
پھر لہو تک نچوڑ دیتے ہیں

سوچتے ہیں غرور چندا کا
کیسے جھٹکے سے توڑ دیتے ہیں

توڑ دیتے ہیں لوگ دِل راحتؔ
ہم وہ شعروں میں جوڑ دیتے ہیں

بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے پیار دیا ہے
تن من دھن سب وار دیا ہے

شہرت، طاقت، حسن و جوانی
جو کچھ بھی تھا ہار دیا ہے

اِک اُس نام پہ زندہ ہوں میں
باقی سب کچھ مار دیا ہے

کنجری بنیاں شان نہ گھٹدی
کب حرفِ اِنکار دیا ہے

عشق نچایا تھیا تھیا
راحتؔ عشق نے مار دیا ہے

ساتھ اپنے کا حوصلہ دے دو
کتنے تنہا ہیں، آسرا دے دو

کچھ نہیں چاہیے بس ایک جھلک
بس مرے پیار کا صلہ دے دو

آؤ نہ آؤ بلھے شاہؒ سائیں
اپنے بیمار کو شفا دے دو

ڈال دو نظرِ کرم کاسے میں
تیرا منگتا ہوں، بے بہا دے دو

جانیں راحتؔ کو سب تری نسبت
یوں مرے حق میں فیصلہ دے دو

تم کہو حشر بپا ہو جائے
دل ہے کیا جاں جدا ہو جائے

بس تو اِک بار اجازت دے دے
پھر جو ہوتی ہے خطا ہو جائے

اتنا تڑپا مجھے تو جی بھر کے
پیار کا نام سزا ہو جائے

اپنا دل کھول کے کروں اظہار
تُو تو پل بھر میں خدا ہو جائے

آج کی رات نہ پہلو سے اُٹھو
جو بھی ہوتی ہے سزا ہو جائے

تم نہ ہونا کہ تم ہو راحتِ جاں
دو جہاں مجھ سے خفا ہو جائے

ساقی تیرے میخانے کی اب خیر نہیں ہے
وہ دیکھ، ذرا دیکھ تو اُس شخص کی آنکھیں

پلٹ دی میرے دل کی کایا
بارش نے پھر شور مچایا

غور کیا جب ہمراہ اپنے
کہاں ہے میرا تیرا سایہ

بھولا مکھڑا نیچی نظریں
کیا کیا میرے دل کو بھایا

پہلے زخم ہی کافی تھے پَر
اُس نے اک اور زخم لگایا

حالِ ہجراں لکھ دو مجھ کو
کہاں پہ سارا وقت بتایا

دکھی ہو گئے سارے موسم
دل کا گیت جو ہم نے گایا

پھر کوئی اچھا لگنے لگا ہے
وفا ہو اس میں کاش خدایا

مشکل کر دی چاہت شاہ نے
تاج محل ایسا بنوایا

وفا بس اپنی ذات کرے ہے
راحتؔ باقی سب کچھ مایا

جینا تری گلی میں مرنا تری گلی میں
کیا رہ گیا ہے اب جو ہونا تری گلی میں

آیا ہے یاد مجھ کو تو آنسو نکل پڑے تھے
دن رات کا وہ میرا جلنا تری گلی میں

ترے نام کا سہارا لے کر فقط ہی چلنا
دشمن کے بیچ جب بھی گھرنا تری گلی میں

کیسے بتاؤں ان کو کیسے طواف ہیں وہ
کہتے ہیں لوگ جس کو پھرنا تری گلی میں

راحت کیا ہے پردہ دنیا سے فقط ہم نے
رہتا ہے اب بھی آنا جانا تری گلی میں

مرے پیر کا نام ہے عبداللہ
ہوا المعروف جو بلھے شاہؒ

یہ دولت، حسن ، جوانی ، سب کچھ
تھی کب ان سب کی پروا

لگن عجب سی فقر کی جاگی
اور شاہ عنایت کا جلوہ

تصویر تری دل میں روشن
اور اُس پر پھولوں کا سہرا

مرے دل کو راحتؔ ہوتی ہے
کوئی نام جو لیتا ہے تیرا

میری بے تاب محبت پہ جوانی آئے
کوئی حصے میں اگر شام سُہانی آئے

برسیں بادل بھی تو پاگل بن کر
اور گھٹا ہو کے دیوانی آئے

تیرے خط اور ترے تحفوں کو
دیکھ کر آنکھ میں پانی آئے

میری اُنگلی میں وہ تیرا چھلا
یاد کومل سی کہانی آئے

ہائے گجرے جو پسند ہیں راحتؔ
یاد اُس کی وہ نشانی آئے

اب کہاں تم سے کنارہ ہمدم
جو بھی جیسا ہوں تمہارا ہمدم

آج مدت کے بعد پھر ہم نے
جانے کیوں خود کو سنوارا ہمدم

وقتِ آخر میں بہت شدت سے
ہم نے بس تم کو پکارا ہمدم

جان نکلے تو جان پھر چھوٹے
اک ذرا ہنس کے اِشارا ہمدم

کیسا راحتؔ نے اس فسانے کو
خونِ دل دے کے نکھارا ہمدم

شام کے سائے مجھ سے پوچھا کرتے ہیں
ایسے بھی کیا کوئی پوجا کرتے ہیں

بولو کیوں نہ روک سکے ہو جاتے سمے
ایسے میں تو کچھ نہ سوچا کرتے ہیں

خیال ہو جب محبوب نہ ہو بدنام کہیں
اپنے اشکوں کو ہم روکا کرتے ہیں

کومل تم ناراض نہ ہونا راحتؔ سے
بات بری ہو تو سب ٹوکا کرتے ہیں

عشق میرے کی ابتدا تم ہو
اور مانو تو انتہا تم ہو

رات کے پچھلے پہر جو مانگی
میرا بلھاؒ ، مری دعا تم ہو

کتنی کاٹی ہیں جاگ کر راتیں
میری آنکھو! کہ آشنا تم ہو

لوگ کہتے ہیں لاعلاج مجھے
درد میرے کی بس دوا تم ہو

کب کے ہم تھک چکے ہیں لڑتے ہوئے
زندگی! بس کرو ، سزا تم ہو

اور راحتؔ کے پاس کیا بلھاؒ
میرے جینے کا آسرا تم ہو

ہم تو ایسے تیری چاہت کرتے
جس طرح لوگ عبادت کرتے

دل کہاں ہم کو تم نے دینا تھا
درد اپنا ہی عنایت کرتے

توڑتے دل کو تم ذرا دھیرے
ہم کبھی بھی نہ شکایت کرتے

اب تو خود بھول چکے ہیں یہ بھی
کب سے ہم تم سے محبت کرتے

اُن نگاہوں میں ہم نہیں جچتے
کیسے اُس دل میں سرایت کرتے

دل دیا جان بھی دے دی اُس کو
پیار میں کیسی کفایت کرتے

....

اُس کو گجرے پسند ہیں راحتؔ
وہ بھی سجرے پسند ہیں راحتؔ
پیار تو کام ہے فقیروں کا
اُس کو جھگڑے پسند ہیں راحتؔ

صبح صبح جب خواب بکھرنے لگتے ہیں
آنکھ کھلے تو خود سے لڑنے لگتے ہیں

جانے کیا دہلیز میں تو نے رکھا ہے
قدم اٹھاؤں تو وہ جمنے لگتے ہیں

تیرا ہاتھ جو ہاتھوں میں آجاتا ہے
ہم نیندوں میں اکثر چلنے لگتے ہیں

تیرے نام سے بلھاؒ اب تک زندہ ہیں
تیرے نام پہ ہی ہم مرنے لگتے ہیں

حبِ علیؑ کا جب بھی نعرہ لگتا ہے
دنیا والے دیوانے سے لگتے ہیں

منزل جب بھی سامنے آئے راحتؔ کے
سارے رستے پیچھے ہٹنے لگتے ہیں

......۞......

پھر اُس کو دیکھنے کی اجازت نہیں رہی
یعنی کہ زیست میں کوئی راحت نہیں رہی

دنیا سے منہ موڑ لیا ہے
رشتہ ناتا توڑ لیا ہے

برسوں بعد افسانے میں بھی
ایک عجب سا موڑ لیا ہے

آگ لگا کر سب خوشیوں کو
غم سے ناتا جوڑ لیا ہے

اپنے دل کو پتھر کر کے
اُس سے رشتہ توڑ لیا ہے

مرشد باجھوں کوئی نہ راحتؔ
مرشد سے دل جوڑ لیا ہے

سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ ہم کدھر جائیں
تمہارے ساتھ رہیں یا کہ ہم بکھر جائیں

نصیب میرے! ذرا غور التجاؤں پر
سنور نہ پاؤ تو آؤ کہ ہم بگڑ جائیں

ابھی یہ فیصلہ ہو گا سرِ جنوں اپنا
تو ساتھ چلے گا یا ہم ٹھہر جائیں

کہ تجھ کو دیکھے بنا آج گلی سے تری
یہ کیسے ہو سکے کہ ہم بھی یوں گزر جائیں

نہ میرا دل دکھا کے بات کرو
ذرا سا مسکرا کے بات کرو

آؤ محفل میں سامنے میرے
مجھ سے آنکھیں ملا کے بات کرو

بس بہت ہو گیا ہے اب پردہ
اپنا گھونگٹ اُٹھا کے بات کرو

اب آئے دنیا کیوں درمیاں اپنے
آگ اس کو لگا کے بات کرو

اپنی بانہوں کا حوصلہ دے کر
ساتھ اپنے لگا کے بات کرو

اپنے پیروں میں باندھ کر گھنگھرو
اپنا سب کچھ لٹا کے بات کرو

آؤ مرشد کے در پہ راحتؔ جی
اپنے سر کو جھکا کے بات کرو

یاد تمہاری پل پل آئی
کیا محفل اور کیا تنہائی

کتنے ارماں جاگے دل میں
جب جب لی تم نے انگڑائی

نظروں سے اوجھل نہ ہونا
دے گا نہ کچھ اور سجھائی

دور گیا پاس آنے کو وہ
بات یہ اُس نے کب سمجھائی

جہاں بھی دیکھوں تم ہی تم ہو
دیتا نہیں ہے اور دکھائی

لب پہ میرے انگلی رکھ کے
اپنی بات ہی پھر منوائی

پاس ترے جو شاید اُس نے
اپنی قسمت خود لکھوائی

پھر سے مجھ کو ڈر لگتا ہے
پیار غزل پھر اُس نے گائی

پوچھے گا اب کون تجھے بھی
بجنے لگی ہے شہنائی

تیری آوازیں ہیں راحتؔ
دے گا نہ کچھ اور سنائی

بات تھی اصل جو چھپاتے رہے
جانے کیا کیا ہمیں سناتے رہے

اور یہ بات دور دل سے تھے
پاس اپنے ہمیں بٹھاتے رہے

بھولنا ہو گا بھول جائیں گے
یاد وہ یہ ہمیں دلاتے رہے

اپنی عادت پہ ڈالنے کے لیے
عادتیں سب مری چھڑاتے رہے

میرے بن کچھ نہیں سُونا اُن کا
عید خوشیوں سے وہ مناتے رہے

کیا مجھے بھول جائیں گے راحت
اب کے وہ خط میرے جلاتے رہے

....

سر کو نیزے پہ رکھ کے دِکھایا گیا
ابنِ مریم کو سُولی چڑھایا گیا
کس طرح سے کرے کوئی اظہارِ عشق
جس نے ایسا کیا، وہ رلایا گیا

اُن کا وعدہ ہے بچھڑ جائیں گے
سوچنا ہے کہ کِدھر جائیں گے

ڈر ہے پھر کون سمیٹے گا اُنہیں
وہ تو پل بھر میں بکھر جائیں گے

کیسے گزریں گی یہ تنہا راتیں
دِن تو کاموں میں گزر جائیں گے

ہم نے چوُمے ہیں اس لیے وہ قدم
یاد آئیں گے جدھر جائیں گے

اُن کی خاطر بدل لیا خود کو
اُن کا وعدہ تھا سدھر جائیں گے

پاس رکھے ہیں اُن کے خط راحتؔ
دیں گے واپس جو اُدھر جائیں گے

جب کبھی ان سے بات ہوتی ہے
ہر خوشی ساتھ ساتھ ہوتی ہے
ہم وہیں کھیل چھوڑ دیتے ہیں
جس جگہ اُن کو مات ہوتی ہے

آج پھر تیرا کرم یاد آیا
اپنا ہر ایک زخم یاد آیا

ہو گی میری بھی ضرورت اُس کو
تھا میرے دِل کا وہم یاد آیا

کیا کہوں آخری ہچکی پہ مجھے
ٹوٹ کر کتنا صنم یاد آیا

کبھی اپنوں کا کبھی غیروں کا
مجھ کو ہر ایک ستم یاد آیا

اُس نے توڑا تھا بھری محفل میں
ہائے وہ اپنا بھرم یاد آیا

پیمانِ نو

چلو اِک بار آؤ نا
گلے ہم کو لگاؤ نا
ہمارا حال پھر پوچھو
تمھارے بعد جو گزرا
صنم اُس حال کا پوچھو
ہماری نیند کا پوچھو
ہمارے خواب کا پوچھو
اکیلی چاندنی راتیں
ہمارے چین کا پوچھو
یا پوچھو کتنا روئے ہو
یا پوچھو کتنا جاگے ہو
سُنی نہ تم سے جائے گی
کہی نہ ہم سے جائے گی
مُحبت میں جو گزری ہے
یہی بہتر ہے رہنے دو

ہمارا ذکر آئے گا
تمہارا نام آئے گا
تو پھر وہ نام سب لیں گے
سہا یہ کس سے جائے گا
یہی بہتر ہے رہنے دو
کہ پیچھے اب بچا کیا ہے
یہ چند اُکھڑی ہوئی سانسیں
لرزتے ہونٹ جن پر بس
تمہارا نام جاری ہے
ہمارا آخری تحفہ
یہ سانسیں تم پہ واری ہیں
یہی بہتر ہے رہنے دو
ہمیں چپ چاپ مرنے دو
چلو پھر ایک موقعہ دو
کوئی غلطی نہیں ہو گی
کمی جو تم کو لگتی ہے
کمی وہ اب نہیں ہو گی

ہم کو پھر اپنا سفر یاد آیا
یعنی پتھر کا نگر یاد آیا

وہ جس کے سائے میں تا دیر جلے
جب بھی آیا وہ شجر یاد آیا

ہائے وہ حسرتیں میرے دِل کی
اور پھر اُن پہ صبر یاد آیا

کوئی شکوہ ضرور کر لینا
میری میت پہ اگر یاد آیا

تم نے رونا ہے سسکیاں لے کر
جب میرا زخمِ جگر یاد آیا

جس کو ہم یاد بھی نہیں وہ ہمیں
جانے کیوں شام و سحر یاد آیا

پھر ہو گئی بے وفائی کیوں یارو
اب کے ہم نے تو محبت بھی نبھائی یارو
وہ پل بھر میں محفل سے اُٹھ کیوں گیا
بڑے چاؤ سے جو ہم نے سجائی یارو

تصویر تیری دیکھتے رہنے کے لیے ہے
اور سوچ تجھے سوچتے رہنے کے لیے ہے

نینداس لیے آئی کہ تجھے خواب میں دیکھوں
یہ آنکھ تجھے کھوجتے رہنے کے لیے ہے

کچھ اس سے نہیں بڑھ کے تیری یاد بھی کچھ اور
اِک زخم ہے اور نوچتے رہنے کے لیے ہے

جب کبھی اُن سے بات ہوتی ہے
ہر خوشی ساتھ ساتھ ہوتی ہے

دن نکلتا ہے جب نقاب اُلٹیں
زُلف بکھرے تو رات ہوتی ہے

ہم وہیں کھیل چھوڑ دیتے ہیں
جس جگہ اُن کو مات ہوتی ہے

دنیا سنگ بغاوت کی ہے
تیرے ساتھ مُحبت کی ہے

پیار کیا ہے چُھپکے چُھپکے
سامنے پھر عداوت کی ہے

پیار جو تیرے ساتھ کیا ہے
ہم نے یار عبادت کی ہے

پیار کے پھول بکھیرے گھر میں
ہم نے کتنی ہمت کی ہے

تیرے ساتھ محبت کر کے
اپنے ساتھ عداوت کی ہے

آخری خط تھا وہ بھی خالی
یاد نشانی راحتؔ کی ہے

جو کبھی بے قرار ملتا تھا
اب وہی لُوٹنے کی سوچے ہے
موم ہوتا نہیں کبھی پتھر
آج دِل ٹُوٹنے کی سوچے ہے

ہم آج بھی ہیں سوچ میں ڈوبے ہوئے یارو
خود سے کبھی دنیا سے ہیں روٹھے ہوئے یارو

دینے کیلئے اُس کو جو ہم نے تھے سنبھالے
وہ پھول کتابوں میں ہیں سوکھے ہوئے یارو

وہ اپنی جفاؤں میں کمی کچھ تو کریں آج
اِک عُمر ہوئی شہر کو چھوڑے ہوئے یارو

ہم نے ہی کہا تھا کہ اُنہیں پیار ہے ہم سے
ہم آج بھری بزم میں جھوٹے ہوئے یارو

آغوش میں اُن کی ہمیں راحتؔ جو ملی ہے
ہم آج کچھ اندر سے ہیں ٹوٹے ہوئے یارو

دور جانے میں بہت دیر لگی
پاس آنے میں بہت دیر لگی

ہم سے تو وہ روٹھے تھے اچانک
اور منانے میں بہت دیر لگی

اُس کو سوچا گیا تھا لمحوں میں
پر بنانے میں بہت دیر لگی

زخم اُن کے تھے اور اُن کو ہی
سب دکھانے میں بہت دیر لگی

سر تو جھٹ سے جھکا یا تھا راحتؔ
پر اُٹھانے میں بہت دیر لگی

سدا دھڑکنوں میں بسا لیں گے تم کو
جہاں بھر سے اب تو چُھپا لیں گے تم کو

اگرچہ ضرورت ہمیں اپنی ہو گی
خفا خُود سے ہونگے منا لیں گے تم کو

کبھی سوچ کر تم پریشاں نہ ہونا
ہوئے ہم جو رسوا بچا لیں گے تم کو

وہ کہتے ہیں کیا تم جفا سے ہو واقف
نہیں تو یہ گُر ہم سِکھا لیں گے تم کو

سبھی غم کہیں دور بیٹھیں گے تم سے
قریب اپنے جب ہم بٹھا لیں گے تم کو

تجھ بن رہنا سیکھ لیا ہے
سب کچھ سہنا سیکھ لیا ہے

چھوڑ کے ساری دنیا ہم نے
دِل میں رہنا سیکھ لیا ہے

آنگن دِل کا سُونا سُونا
چاند نے گہنا سیکھ لیا ہے

ضبط کا بندھن ٹوٹ چکا ہے
آنکھ نے بہنا سیکھ لیا ہے

اب وہ مائل کیوں نہ ہوتے
ہم نے کہنا سیکھ لیا ہے

دامن وہ اپنا ہم سے چھڑائیں تو بات ہے
اِک بار دل سے مجھ کو بھلائیں تو بات ہے

آتے تو روز روز ہیں میرے خیال میں
آکے پھر اُس کے بعد نہ جائیں تو بات ہے

ہر روز انجمن میں بُلاتے ہیں وہ مجھے
اپنے قریب مجھ کو بھی لائیں تو بات ہے

یوں تو وہ میری یاد کو ٹھوکر ہیں مارتے
پاس اُن کے جو بھی خط ہیں جلائیں تو بات ہے

ایسے کسی شراب کا ہو گا نہیں نشہ
آنکھوں سے اپنی مجھ کو پلائیں تو بات ہے

ہم جانتے ہیں وقت دوبارہ نہ آئے گا
تقدیر میں بھنور ہے کنارہ نہ آئے گا

ہر شام انتظار کی عادت نہیں گئی
ہم جانتے ہیں یار ہمارا نہ آئے گا

کیوں اتنی جلد چل دیے تم اُس جہان کو
پیغام بھی جہاں سے تمھارا نہ آئے گا

مہمان کچھ دِنوں کے ہیں وہ میرے شہر میں
پھر دینے کوئی مجھ کو سہارا نہ آئے گا

خود کو ہم نے چھپا کے دیکھ لیا
یہ بھی گُر آزما کے دیکھ لیا

اُن کے دِل پر اثر ہوا نہ کوئی
ہم نے سب کچھ سنا کے دیکھ لیا

ساری دنیا کو چھوڑ بیٹھے ہیں
اُن کو اپنا بنا کے دیکھ لیا

ساتھ چھوڑیں گے میرا رستے میں
ساتھ ان کو چلا کے دیکھ لیا

اب تو سائے سے بھی کہتے ہوئے ڈر لگتا ہے
کیا کہوں ساتھ تیرا مجھ کو شجر لگتا ہے

اتنا سندر تو حقیقت میں نہیں ہے کوئی
تیرا احساس تو خوابوں کا نگر لگتا ہے

اس مسافت میں بھی پاؤں نہیں تھکتے یارو
کتنا دلکش یہ محبت کا سفر لگتا ہے

آسمانوں سے ہے پھُولوں کی یہ بارش کیسی
کیا کہوں مجھ کو تو یہ تیرا گزر لگتا ہے

یہ جو ہر سمت دیوانے سے نظر آتے ہیں
مجھ کو اے دوست یہی تیرا نگر لگتا ہے

اب کے بھی خُوب سنبھالا تم نے
پھر مجھے دِل سے نکالا تم نے

اس رویے پہ ذرا غور کرو
نہ کہو جام اُچھالا تم نے

جانے کس کس کی سیاہی دھوئی
چھین کر مجھ سے اُجالا تم نے

لوگ تو دِل میں جگہ دیتے ہیں
مجھ کو تو گھر سے نکالا تم نے

ہم رہے تیری وفا سے محروم
جانے کس کس کو سنبھالا تم نے

بس تیری بات ہے دیوانوں میں
اور تو کچھ نہیں مے خانوں میں

جان دے کر بھی بڑی مشکل سے
ذکر آیا تیرے بیگانوں میں

میری غزلوں میں تیرا عکس رہا
تو ہی تو ہے میرے افسانوں میں

پاس آیا تھا ایک پل کے لیے
اور پھر کھو گیا زمانوں میں

حال دِل کا عیاں ہے چہرے سے
بات اب وہ نہیں بہانوں میں

اِک آس یہی ہے جینے کو
آئیں گے کبھی وہ ملنے کو

ہم اور ہمارے زخم سبھی
اب تڑپ رہے ہیں ملنے کو

اِک بار چمن میں آئے تو وہ
بے تاب ہیں غنچے کھلنے کو

سب تیر نظر اُن آنکھوں میں
تیار ملے ہیں چلنے کو

اُس نے پوچھا عشق ہے کیسا
میں نے کہا کتابوں جیسا

اُس نے پوچھا ان کا چہرہ
میں نے کہا گلابوں جیسا

اس نے پوچھا شعر ہے کیا
میں نے کہا کہ باتوں جیسا

اُس نے پوچھا ان کا ملنا
میں نے کہا سرابوں جیسا

اُس نے پوچھا پیار ہے کیسا
میں نے کہا عتابوں جیسا

اُس نے پوچھا کیسا ہے وہ
میں نے کہا شرابوں جیسا

اُس نے پوچھا شوق کے بارے
میں نے کہا نوابوں جیسا

اُس نے ہجر کا پوچھا راحتؔ
میں نے کہا عذابوں جیسا

کیسے ہیں لوگ یونہی پیار جتانے آئے
روٹھنے والے ہمیں آج منانے آئے

ہنس کے ٹالا ہے ہمیشہ انہوں نے ہمیں
حالِ دل جب کبھی ہم اُن کو سنانے آئے

جب کبھی اُن سے ملاقات کا وعدہ ٹھہرا
یاد اُن کو اُسی پل کتنے بہانے آئے

جب طلب کی ہے فرشتوں سے مری فردِ عمل
جو بھی منسوب تھے تجھ سے وہ فسانے آئے

قسمتِ غیر پہ ہم رشک کریں گے راحتؔ
چاند تارے بھی اُنہیں آج سجانے آئے

نام کومل ہے پیار کومل ہے
ہاں مرا انتظار کومل ہے

خزاں کا جس میں نہیں اندیشہ
ہائے ایسی بہار کومل ہے

جس کی تصویر سامنے رکھ کر
کی ہیں باتیں ہزار کومل ہے

کون آیا ہے شہر میں راحتؔ
کر کے سولہ سنگھار کومل ہے

میری چاہت پہ وہ حیران رہا
جانتا تھا مگر انجان رہا

اور یہ بات کہ ظاہر نہ کرے
میری جانب سے پریشان رہا

آخری وقت پہ آئے ہیں وہ
مرحلہ موت کا آسان رہا

مجھ سے اِک بار کہے کہ میرا ہے
اتنا سا بس میرا ارمان رہا

کیا کہوں دِل کے علاوہ راحتؔ
لے کے ظالم وہ مری جان رہا

جانے کتنی راتوں سے ہم جاگ رہے ہیں
بُرے ہمیشہ پیار میں اپنے بھاگ رہے ہیں

جو سلگے کم اور ہمیں بہت تڑپائے ہے
اپنی ذات میں ہم وہ ٹھنڈی آگ رہے ہیں

مر مٹنے کا شوق تو اُن سے کر لو پیار
مت گھبراؤ اس فن میں وہ گھاگ رہے ہیں

جس کو سن کر ماضی یاد آجائے اُن کو
کچھ راگوں میں اِک ہم ایسے راگ رہے ہیں

اچھے لوگ تو راحت اُترے قبروں میں
بہت بُرے ہیں ہم جواب تک جاگ رہے ہیں

آنکھوں کی مستیاں ہیں کہ جامِ شراب ہے
چہرہ ترا بہار کی روشن کتاب ہے

دیکھا تجھے تو جان گئے اہلِ آگہی
اُس کا جواب کیا ہو کہ جو لاجواب ہے

اس ہجر کے عوض میں دیے کتنے سکھ مجھے
کچھ سوچ کر ہی اُس نے لگایا حساب ہے

تعبیر اُس کی دیکھیے ملتی ہے کب ہمیں
ہوگا سہانا آج ہی دیکھا جو خواب ہے

لکھ دو تم اُس پہ نام کہ راحتؔ ملے مجھے
سادہ ابھی تلک مرے دِل کی کتاب ہے

اب یہ سوچا ہے کہ میں اُن سے کنارہ کرلوں
جس طرح ہو سکے میں اپنا گزارہ کرلوں

جیت لینے دوں محبت کی یہ بازی اُن کو
اور اس راہ میں اپنا ہی خسارہ کرلوں

باتیں معصوم سی سن کے یہ میرا دل کرتا ہے
جان پیاری ہے اُنہیں اس سے بھی پیارا کرلُوں

جو بنایا ہے محبت کا حسیں تاج محل
بول کیسے تیرے بن اُس کا نظارہ کرلُوں

میں نے تُجھ کو نہیں مانگا مگر سوچتی ہوں
اب تری یاد کو جینے کا سہارا کر لُوں

بات کہنی تھی اَن کہی ہی رہی
اُن کو مجھ سے تو دشمنی ہی رہی

میری دنیا اُجڑ گئی لیکن
اُن کے چہرے پہ دلکشی ہی رہی

میں نے پھر چن لیا اندھیرے کو
تیرے حصے میں روشنی ہی رہی

آئے وہ سامنے چلے بھی گئے
مجھ پہ طاری یہ بے خودی ہی رہی

جان سے ہم گزر گئے راحتؔ
اور اُن کی یہ دل لگی ہی رہی

ابھی تو دِن سنورنے تھے انہیں جانے کی جلدی تھی
ابھی تو زخم بھرنے تھے اُنہیں جانے کی جلدی تھی

میرے دل سے جدائی کے یہ بادل چھٹنے والے تھے
ابھی موسم نکھرنے تھے انہیں جانے کی جلدی تھی

ہر اِک پتی پہ ہم نے نام اُن کا لکھ دیا آخر
ابھی وہ گُل بکھرنے تھے اُنہیں جانے کی جلدی تھی

میری باہوں میں تو سمٹ جائے
زندگی ایک پل میں کٹ جائے

پیار تیرا ابالیا دِل میں
اب یہ کوشش کہ کچھ تو گھٹ جائے

یہ جو اِک لفظ ہے محبت کا
درمیاں سے یہ کاش ہٹ جائے

یہ توقع کہاں تھی بے بس سے
بالمقابل کسی کے ڈٹ جائے

دھوپ نکلے تمھاری چاہت کی
غم کا بادل بھی کاش چھٹ جائے

وہ جا رہا ہے لیکن یہ جان کر تو جائے
مجھ کو مری وفا کو پہچان کر تو جائے

ہر بار ملاقات کا یہ وعدۂ فردا
جاتے ہوئے اِک شام مجھے دان کر تو جائے

ہم انتظار اُس کا کب تک کریں گے آخر
وہ آئے گا پلٹ کر، یہ مان کر تو جائے

دم کیا خبر ہمارا نکلے گا کس طرح سے
وہ مجھ کو دو گھڑی کا مہمان کر تو جائے

ہر بار جیت جائے راحتؔ مجھے ہرا دے
کھیلے وہ میرے ساتھ یہ احسان کر تو جائے

ہم نے دنیا کا رنگ دیکھا ہے
اور پھر تیرا سنگ دیکھا ہے

ان میں کچھ فرق تو نہیں زیادہ
ہم نے دونوں کا ڈھنگ دیکھا ہے

اپنی قسمت کے ہاتھ میں ہم نے
تیشہ دیکھا ہے سنگ دیکھا ہے

جب بھی آئے وہ ہم سے ملنے کو
اُن کو دنیا سے تنگ دیکھا ہے

آج پتوں کی سرسراہٹ ہے
ساتھ تاروں کی جگمگاہٹ ہے

میرے احساس کے دریچوں میں
تیری یادوں کی جھلملاہٹ ہے

میری منزل کے آس پاس کہیں
تیرے قدموں کی سنسناہٹ ہے

کون دِل میں اُترنے والا ہے
کیوں لبوں پر یہ مسکراہٹ ہے

جب سے دیکھی ہوئی جاناں تیری تصویریں ہیں
رنگ اور نور میں سمٹی ہوئی تحریریں ہیں

اُن کے ہی نام سے منسوب ہو ہر شعر میرا
ہے یہی خواب مرا اور یہی تعبیریں ہیں

معتبر ہیں جو سدا پاس رہیں گے تیرے
چاند تاروں سے حسیں اُن کی جو تقدیریں ہیں

کس طرح اپنی نگاہوں میں بسا لُوں تجھ کو
اب تو دِن رات میری جاں یہی تدبیریں ہیں

میرے سب خواب مرا پیار مری اُمیدیں
دیکھا جائے تو یہی بس میری جاگیریں ہیں

جو کی ہے وفا بھی بہت دیر تک
کرے گا جفا بھی بہت دیر تک

یہ پتے بکھرتے رہے صحن میں
چلی ہے ہوا بھی بہت دیر تک

وہ خود ملنے آئے تو احساں نہیں
رہا ہے خفا بھی بہت دیر تک

روانی میں نہ جانے کیا کہہ دیا
وہ روتا رہا بھی بہت دیر تک

مری آنکھ جانے کہاں کھل گئی
رہا آسرا بھی بہت دیر تک

مسلسل رہی تجھ پہ سایہ فگن
یہ کالی گھٹا بھی بہت دیر تک

ہے یار مقدس تو مرا پیار مقدس
یہ ایسی زمیں جس کا ہے گلزار مقدس

خود کو تیرے اقرار کے قابل نہیں سمجھا
کیسے کہوں مجھ کو تیرا انکار مقدس

دن رات اسے چومتے رہنا تیری خاطر
سایہ ہو ترا جس پہ وہ دیوار مقدس

سوچوں میں تمہاری ہے چھپا عکس محبت
ہیں جان سے پیارے تیرے اشعار مقدس

راحتؔ سے وہ کہتے ہیں سرِ محفل جاناں
ہے آپ کے افکار کا معیار مقدس

موسم یہ ہمیں تڑپائے تو کیا
اب جاں بھی ہماری جائے تو کیا

جب تم نہ ہو پھولوں کا موسم
لاکھ جہاں مہکائے تو کیا

آ گئے آنسو آنکھوں میں
تو بھی اگر آ جائے تو کیا

مُکھ دیکھ ہمارا کفن میں جاں
تم آج اگر پچھتائے تو کیا

کبھی پھول کھلیں کبھی مُرجھائیں
وہ آئے تو کیا اور جائے تو کیا

سو بار تری خاطر راحتؔ
اِک بار جو تم گھبرائے تو کیا

چاہے اب جاں نثار ہو جائے
تجھ سے تھوڑا سا پیار ہو جائے
بے قراری تو عمر بھر کی ہے
کیا ہو گر کچھ قرار ہو جائے

قصہ کسی کے پیار کا کہنے نہیں دیا
دل نے ہمیں تو چین سے رہنے نہیں دیا

یہ سوچ کر ہی ٹوٹ گیا ہائے دل میرا
دکھ تیری فرقتوں کا بھی سہنے نہیں دیا

اس دل کے آسمان پہ بس ایک چاند تھا
سو کلفتوں میں بھی اُسے گہنے نہیں دیا

رخصت کے وقت جتنے بھی جذبات تھے اُنہیں
شہنائیوں کے شور میں بہنے نہیں دیا

دِل کہاں اب اُداس ہے یارو
اُن سے ملنے کی آس ہے یارو

ہے بہت دور میری نظروں سے
پر میرے دل کے پاس ہے یارو

آخری تھی چھپی ہوئی دِل میں
آج ٹوٹی وہ آس ہے یارو

دے نہ خوشیاں نئی نئی کہہ دو
مجھ کو بس غم ہی راس ہے یارو

جب وہ جانے کی بات کرتا ہے
رکنے لگتا کیوں سانس ہے یارو

اس نے جس روز چھوڑنا ہے مجھے
اُڑنی پھولوں سے باس ہے یارو

جس کو کھویا ہے اپنی غفلت سے
پھر سے اُس کی تلاش ہے یارو

کسی سے نفرت کرے نہ میرے سوا
اتنا وہ حق شناس ہے یارو

کوئی ایسا ہو جو اُسے کہہ دے
کب سے راحتؔ اُداس ہے یارو

ہے رات گزرنے کو
اور ذات بکھرنے کو

شیوہ ہی بنا رکھا
ہر بار بگڑنے کو

ہے دل تو مرا چاہے
اب یار سنورنے کو

کئی صدیاں کہا ہم نے
اک رات ٹھہرنے کو

وعدے کیے ہیں ہم سے
بس صاف مُکرنے کو

اس دنیا میں ہم راحت
زندہ ہیں ترسنے کو

پلٹ دی میرے دِل کی کایا
بارش نے پھر شور مچایا
غور کیا جب ہمراہ اپنے
کہاں گیا ہے اپنا سایہ

بتائے مجھ کوئی اُن کا پیام ہے کہ نہیں
بچھڑ کے مجھ سے اُنہیں بھی آرام ہے کہ نہیں

کوئی کرتا ہے میری طرح خدمت اُن کی
اتنے آقاؤں میں کوئی غلام ہے کہ نہیں

وہ اور میرے لیے یوں فاتحہ پڑھیں
میری قبر پہ لکھا میرا نام ہے کہ نہیں

وہ جس دکان میں تم نے جفائیں بیچی ہیں
وہاں وفا کا لگا کچھ تو دام ہے کہ نہیں

جو اپنے ہاتھ سے مجھ کو پلائیں اے راحتؔ
مرے نصیب میں یا رب وہ جام ہے کہ نہیں

اے مظہر العجائب مدد کون کرے گا
جو تم نہ سنو میری بھلا کون سُنے گا
جو نور سے معمور کرے ظاہر و باطن
روشن مرے دِل میں وہ شمع کون کرے گا

ہنسنے سے رونا بہتر ہے
پانے سے کھونا بہتر ہے

جاگتی آنکھوں کے یہ خواب
اس سے تو سونا بہتر ہے

چاہے دل کو جوڑو توڑو
یہ جان کھلونا بہتر ہے

پیار نہیں نفرت تو ہے
نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے

کیسے بتلاؤ جاناں تمھیں کھوجتے
گئی جان میری تو یہ سوچتے

نہیں پاس کوئی نشانی تمھاری
اگر زخم ہوتے اُنھیں نوچتے

وہ بچانے کا ہم کو ارادہ کرے
رہی دِل میں حسرت یہی ڈوبتے

بعد مدت کے دیکھا نہ پہچانے پر
اُن کو ہم اور تھے وہ ہمیں دیکھتے

اس لیے کچھ بھی یہ تھے قدم رک گئے
اب کہاں اتنے دل تھے کہ جو ٹوٹتے

نہ زیادہ سہی پر لگی کچھ تو دیر
ان کا دامن مرے ہاتھ سے چھوٹتے

یہ دنیا تھی راحتؔ پہیلی نما
ہم تو نادان تھے کیا اسے بوجھتے

چلو اِک جام بھرتے ہیں
تمہارے نام کرتے ہیں
تری گلیوں میں اکثر ہم
صُبح سے شام کرتے ہیں

اُس نے کیا ایسی بات کر ڈالی
چاندنی یار رات کر ڈالی

پہلے وہ کھیلتا رہا دل سے
بعد میں اُس کو مات کر ڈالی

اپنی آنکھوں کی گہری رنگت سے
نیلگوں میری ذات کر ڈالی

اپنے ہی قتل کے لیے راحتؔ
ہم نے تلوار ہاتھ کر ڈالی

اپنے دِل کی یہی کہانی ہے
اُس کی ہر بار حکمرانی ہے

کچھ نئے زخم ٹپکتے آنسو
تم سے ملنے کی ہی نشانی ہے

پھر سے وعدہ ہے آج آئیں گے
کس قدر شام یہ سہانی ہے

جانے وہ مجھ سے کیوں نہیں چُھپتی
اُن سے اک بات جو چھپانی ہے

دیکھ کر آنسوؤں کو وہ بولے
کیسے آنسو ہیں ؟ یہ تو پانی ہے

میں نے ہر بات پر کہا اُس کو
آخری بات ہی سُنانی ہے

لوگ نفرت کریں وہ دِن آئے
میرا قصہ تیری زبانی ہے

آج اِن آنسوؤں میں سوچا ہے
آخری یاد تک بہانی ہے

اُن کا کہنا ہے کہ ہم تب کتاب لکھیں گے
میرے نصیب میں جب وہ عذاب لکھیں گے

جتنی دینی ہیں دِل کو چوٹیں دو
ہم تو سب کو گُلاب لکھیں گے

اُس کی آنکھوں کا نام رکھا ہے
ہر دفعہ ہم شراب لکھیں گے

ہو گی دنیا کو دید کی خواہش
ایسا تیرا حجاب لکھیں گے

حُسن تیرے کا ذکر آئے گا
جب بھی حالِ خراب لکھیں گے

تم کو خواہش نہیں پلٹنے کی
ہم تو پل پل حساب لکھیں گے

اُس کی آنکھیں سوال کرتی ہیں
خوب صورت جواب لکھیں گے

لوگ لکھیں جہان بھر کے فسوں
ہم فقط اپنے خواب لکھیں گے

وہ جو قسمت ہے اس کے مارے ہیں
ہم تو ہر بار دِل سے ہارے ہیں

زندگی کی اُداس راہوں میں
ساتھ بس خواب یہ ہمارے ہیں

روپ میں اس کا چمکتا دیکھوں
میری نظروں میں اتنے تارے ہیں

اجنبی بن کے ہم سے بیٹھے ہیں
جانتے بھی ہیں وہ ہمارے ہیں

تیر کھینچے کھڑے ہیں میری طرف
نہیں دشمن یہ دوست سارے ہیں

آج پھر نیند میں لگا ایسے
بال اُس نے میرے سنوارے ہیں

اس لیے خط سنبھال رکھے ہیں
اب تو جینے کے یہ سہارے ہیں

اُن کو جب بھی ہے پشیماں دیکھا
خود کو بھی ہم نے پریشاں دیکھا

اس نے دل میں ہماری چاہت کا
نہ تھا گہرا مگر نشاں دیکھا

میری خاطر وہ چھوڑ سب کچھ دے
یہ نظارہ ابھی کہاں دیکھا

نہیں تمنا کہ اور کچھ دیکھوں
ایسا یارب تیرا جہاں دیکھا

وہ بھی تھے رہے ہمارے لیے
ہم نے ایسا بھی اک سماں دیکھا

ہم نے تو اپنے دِل کے آنگن میں
حلقۂ حسرت وفغاں دیکھا

ساتھ بیٹھے تھے جس جگہ راحتؔ
اُس کو روتا ہوا وہاں دیکھا

زندگی میں کوئی راحت ہوتی
تجھ کو جو مجھ سے محبت ہوتی

لگتا پھر وقت چھوڑنے کے لیے
میری چاہت تیری عادت ہوتی

ہوتی کوئی میری تحریر مگر
نام تیرے ہی عبارت ہوتی

تم مرے دِل کے خدا ہو جاتے
کُھل کے پھر یار عبادت ہوتی

جان کچھ تو تیرے دِل میں ہوتا
گر نہیں پیار تو نفرت ہوتی

جانے یہ کس کے خواب میں گُزری
زندگی اِک عذاب میں گزری
اُس کے آنے کا دِن جو یاد آیا
ہر گھڑی بس حساب میں گزری
ہوش آیا تھا ایک لمحے کو
عُمر ساری شراب میں گزری

بھولتا کب ہے گلابی آنچل
ہائے اُن کا وہ عنابی آنچل

جب وہ ڈھلکا تو نشہ مجھ کو ہوا
ایسا تھا اُن کا شرابی آنچل

میری تنہائی میں لہراتا ہے
اکثر ان کا وہ سرابی آنچل

جانتے ہیں سوال خوشبو کا
جان میری کا گلابی آنچل

آمیرے خواب میں جان راحتؔ
اوڑھ کر پھر سے عُنابی آنچل

اشک آنکھوں میں ذرا آنے دو
عشق کرنے کا مزہ آنے دو

بعد میں دِل کو لگانا ہمدم
تم زمانے میں وفا آنے دو

دیکھنا یہ اثر کیا ہوتا ہے
یاد بس حرفِ دعا آنے دو

جاؤ لے جاؤ یہ خوشیاں ساری
میرے حصے میں سزا آنے دو

خود بخود سر میرا جھک جائے گا
تھوڑا ٹھہرو وہ جگہ آنے دو

اُس سے بچھڑے ہوئے مدت گزری
لمحۂ یادِ ادا آنے دو

اُس کے جیسا ہی لگا عید کا چاند
ہو گیا سب سے جدا عید کا چاند

نام اُس کا مرے دِل پر جیسے
یوں ستاروں میں سجا عید کا چاند

ہم نے پوچھا یہ کیسے لگتے ہو
ہنس کے اُس نے کہا عید کا چاند

چاند میرے کو دیکھ کیا بولے
ناز کرتا ہی گیا عید کا چاند

پیراہن اُس کا عنابی راحتؔ
ہاں! مجھے پیارا لگا عید کا چاند

تم عنایت جو ساتھ کر دیتے
چاند تاروں کو مات کر دیتے

اِک دفعہ پوچھتے وہ مرضی تو
ہم بھی پیاری سی بات کر دیتے

رات کو دِن میں ڈھال ہی دیتے
اور ہر دِن کو رات کر دیتے

ہم فدا تھے تمھاری آنکھوں پر
اپنے دِل کو بھی مات کر دیتے

اپنا ہر دِن نشے میں کٹ جاتا
اور پی پی کے رات کر دیتے

کاش آتے وہ شہرِ دل راحتؔ
پیش جاں کی سوغات کر دیتے

مجھ سے وہ آج یہ کہنا چاہے
میرے بِن اب نہ وہ رہنا چاہے

خونِ دِل آج اُس کی آنکھوں سے
توڑ کے ضبط کو بہنا چاہیے

آتشِ عشق ہی کچھ ایسی ہے
کیا بچ سکے گا جو بچنا چاہے

خط تھما کر اُسے اتنا کہنا
وہ رکھ سکے گا جو رکھنا چاہے

دِل کو میرے اجاڑ کر راحتؔ
کیوں وہ پھر سے یہیں بسنا چاہے

یہ دریا ہے جو چڑھتا جا رہا ہے
میرا ہر درد بڑھتا جا رہا ہے

سمایا ہے بہت کوشش سے پر اب
میرے دِل سے نکلتا جا رہا ہے

جگہ پھولوں کی کانٹوں سے میرا کیوں
بتا رستا سنورتا جا رہا ہے

نہ تو نفرت رہی اور نہ محبت ہی
مرا دامن اجڑتا جا رہا ہے

پوچھے گا اب تجھ کو کون
بجنے لگی ہے شہنائی
سِوا تیری آواز کے راحتؔ
دیتا نہیں ہے کچھ سنائی

کیا بتلاؤں دکھڑے جاناں
دِل کے لاکھوں قصے جاناں

پیار جہاں میں کم کم ہے
اور ہیں لاکھوں جھگڑے جاناں

کرو دعا نہ میری طرح
کسی کی قسمت بگڑے جاناں

سانس صنم اب آخری ہے
ایک جھلک پر اکھڑے جاناں

کہاں سے لاؤں تیرے جیسے
رنگ برنگے فقرے جاناں

کہہ دیا اُس نے سب کچھ چھپاتے چھپاتے
بہت دیر کی دِل لگاتے لگاتے

اپنی دنیا اجڑ کر رہی ہم نشیں
گھر کسی کا تو کیا ہم بساتے بساتے

سدا خوش رہے وہ دعا ہے میری
تھی نم آنکھ اُس کو ہنساتے ہنساتے

مقدر ہمارا کہاں کھو گیا
سو گئے ہم اُسی کو جگاتے جگاتے

تھی تلاش وفا پر ملی ہے جفا
کہاں آ گئے ہم کہاں آتے آتے

تیرے سنگ عُمر جو بتائی ہے
اِک وہی دکھ بھری شہنائی ہے

ساتھ تیرے ہیں اُجالے جاناں
اور تو کچھ نہیں تنہائی ہے

دیکھو تارے سبھی زمیں پر ہیں
رات پہلے سی پھر سجائی ہے

اور تو سب سے صنم ایسے ہی
دِل میں صورت تیری سمائی ہے

دوں کیا تحفہ مجھے بتا جاناں
تُجھ سا دیتا نہیں دِکھائی ہے

پہلے تھی ہے اور تجھ سے رہے گی راحتؔ
یہ جو برسوں کی شناشائی ہے

دِل کی حالت بتا نہیں سکتے
زخم اپنے دِکھا نہیں سکتے

سامنے اس کے لب نہیں ہلتے
جان کر کچھ چھپا نہیں سکتے

بعد از دِل ہے جان کی باری
اُس سے ہم کچھ بچا نہیں سکتے

ایسا ہو گا تمھی سے وہ بولے
ہم تو دنیا لٹا نہیں سکتے

مان ٹوٹا ہے بھری محفل میں
ہم تھے سمجھے اٹھا نہیں سکتے

غم ہی ایسا دیا اُس نے راحتؔ
اتنے سُکھ بھی ہنسا نہیں سکتے

تم کو بھی کچھ کہنا ہو گا
میرے دِل میں رہنا ہوگا

بن کر خون تری اُلفت کو
میری رگوں میں بہنا ہوگا

خوشی سے دے جو غم ہے دینا
کب تک بول یہ سہنا ہو گا

تب سنورے گی زیست میری
جب پیار تیرا ہی گہنا ہوگا

رنگ وہی موسم کا ہو گا
تم نے جو کبھی پہنا ہو گا

راحتؔ کبھی یہ خواہش ہو گی
میرے دِل میں رہنا ہو گا

یاد تیری کا جھونکا ایسے
کوئی حسیں پل آیا جیسے

بھول گئے جانے کی باتیں
اُس نے ہم کو روکا ایسے

پیار ہی لگتا ہے وہ ہم کو
دیتے ہیں کچھ دھوکہ ایسے

ہر عادت چھڑوا ڈالی
اُس نے ہم کو ٹوکا ایسے

لگتا ہے کچھ رشتہ ہے
جانے کا سن کر چونکا ایسے

ٹوٹے خواب تو پھر جانا
پیار ہے راحتؔ ہوتا ایسے

وہ اگر ایک بار آجائے
میرے دِل کو قرار آجائے

جانتے ہو جہاں وہ چاہے جب
یارو موسم بہار آجائے

ہاتھ گر تم نہ رکھو زخموں پر
کیسے اُن پہ نکھار آجائے

ہم کو تم سے وفا ہی کرنی ہے
بس ذرا اعتبار آجائے

تیری صورت ہی اتنی پیاری ہے
بے وجہ جس پہ پیار آجائے

پھول ہی پھول تیری راہوں میں
میرے حصے میں خار آجائے

کاش تیرے خیال میں راحتؔ
اب میرا حالِ زار آجائے

اُس کی ہر یاد جلا دی میں نے
آگ یوں دِل کی بجھا دی میں نے

کی محبت تو رکھا جاں سے عزیز
لے کے پھر جان دِکھا دی میں نے

اپنے خوابوں کو اپنی آنکھوں میں
نیند کیوں ابدی سلا دی میں نے

خاک اُس کے خطوں کی رکھی تھی
آج تو وہ بھی اُڑا دی میں نے

ایسا کرنے سے مجھ کو لگتا ہے
تھی قدر کچھ ، وہ گنوا دی میں نے

جانے کیوں اپنی محبت دے کر
بستی اُس دِل کی بسا دی میں نے

یہ جو دنیا تھی سب پہ ہنستی تھی
دیکھ دنیا بھی رلا دی میں نے

اپنی آنکھوں سے پلائی ہے شراب
اُس کی عادت وہ چھڑا دی میں نے

کیسے کرتا وہ محبت راحتؔ
دِل میں نفرت ہی بڑھا دی میں نے

روٹھ گیا وہ اُس کو منانا مشکل ہے
پیار کرو تو اُس کو نبھانا مشکل ہے

جوش میں آ کر بیٹھ گئے ہیں کشتی میں
پار مگر دریا کے جانا مشکل ہے

فتنہ ایسی چیز ہے یارو دنیا میں
برپا ہو تو اُس کو مٹانا مشکل ہے

پیار نہ ہو گر دِل کے سُونے آنگن میں
گھر کو میرے دوست بسانا مشکل ہے

اُس کی آنکھیں دیکھ کے ایسا لگتا ہے
جیسے اُس کا لوٹ کے آنا مشکل ہے

وہ تو چلا گیا مگر اُس کو پتا نہیں
کیا دِن رہے گا اتنے جو اک پل رہا نہیں

جا رہے ہو جان سمے کا کیا بھروسہ
وہ لفظ کہو آج جو اب تک کہا نہیں

تلقین کی جو حوصلے کی اُس نے یہ کہا
جی ہی لوں گا جان کیا اب تک جیا نہیں

کافی وہ نشہ جو تیری آنکھوں میں صنم ہے
وہ زہر جان آج تو ہم نے بھی پیا نہیں

اِک تم ہو جو ہم کو ستا لیتے ہو جاناں
یہ حق قسم سے ہم نے کسی کو دیا نہیں

سب پوچھتے رہے تمھیں کس نے کیا برباد
وہ نام راحتؔ آج بھی ہم نے لیا نہیں

دی ہم نے صدائیں تو پکارا نہیں کوئی
تنہائی کو میری بھی گوارا نہیں کوئی

تھوڑی سی ہی بات تو ہوتی ضرور تھی
اُن کی طرف سے اب تو اشارہ نہیں کوئی

دیکھو تو آسمان ستاروں سے بھرا ہے
پر اپنے مقدر کا ستارہ نہیں کوئی

بولا وہ بے رخی سے تو احساس یہ ہوا
ہر کسی کا ہے کیوں ہمارا نہیں کوئی

یہ انتظار ہے اُسی ساحل کی طرح کا
کہ چار سو بھنور ہے کِنارہ نہیں کوئی

تنہا تو ہم ہیں اور یوں تنہا ہی رہیں گے
تم یہ نہ سمجھنا کہ تمہارا نہیں کوئی

لو وہ بڑھے ہیں باہیں پھیلائے میری طرف
اب اس سے حسیں اور نظارہ نہیں کوئی

اب مر ہی جائیں راحتؔ یہ سوچتے ہیں ہم
ہے پاس یہی اور تو چارہ نہیں کوئی

اپنے دِل کو نہیں جچتا کوئی
تم سے اچھا نہیں لگتا کوئی

وہ جو اِک بار مسکراتے نہ
پھول گلشن میں نہ سجتا کوئی

مرتے لاکھوں ہیں تم پہ مان لیا
ایک ہم سا نہیں مرتا کوئی

رکھ تو لیتے ہیں پھول سب ہی مگر
غم کا تحفہ نہیں رکھتا کوئی

معتبر تھے جو تمہارے کارن
اُن کے آگے نہیں جُھکتا کوئی

کچھ نہ ہونے سے ہے ہونا بہتر
کیوں رکا وہ نہیں رکتا کوئی

ہے یہ اپنا ہی حوصلہ راحتؔ
دِل میں ہو غم نہیں ہنستا کوئی

ہم کہاں کائنات چاہتے ہیں
اِک تمھارا ہی ساتھ چاہتے ہیں

آنکھ جھپکے بنا تمھیں دیکھیں
ایسی بس ایک رات چاہتے ہیں

شوق ہے جیتنے کا اپنی جگہ
جانے کیوں تم سے مات چاہتے ہیں

اب تمھیں کھوجنا تو ہے ہم نے
کھو کے ہم اپنی ذات چاہتے ہیں

چاہے پھر راہ ہو مشکل جاناں
ہاتھ میں تیرا ہاتھ چاہتے ہیں

نہ تم نے آج تک لبوں سے کہی
ہم وہ پیاری سی بات چاہتے ہیں

لوگ راحتؔ سے جس میں سوتے ہیں
ویسی اب ہم بھی گھات چاہتے ہیں

تب سے تمام رات ہیں ہم جاگنے لگے
سائے کے پیچھے جب سے تیرے بھاگنے لگے

سادہ دلی تو دیکھ خُدا سے بھی مانگ کر
تیری رضا سے تجھ کو صنم مانگنے لگے

لگتے ہیں مجھے اور بھی پیارے وہ ستم گر
غصے میں آ کے جب سے مجھے ڈانٹنے لگے

اب دیکھ ستاروں کی ضرورت بھی پڑے گی
دِل کے اُفق پہ نام تیرا ٹانکنے لگے

اب تو ہوا جاتا ہے یہ تنہائی کا منظر
وہ اِس طرف سے، اُس طرف سے جھانکنے لگے

پھیلا ہوا ہے پیار تیرے چار سُو میرا
صدیاں لگیں گی تجھ کو اگر بھاگنے لگے

ہم اس قدر اچھے تو قسم سے نہیں راحتؔ
دیں غم اگر خوشی سے تم سہارنے لگے

اِک ضروری سا کام رہتا ہے
یاد وہ صبح و شام رہتا ہے

تیری محفل سے چلے جائیں گے
آخری یار جام رہتا ہے

دِل میرا پوچھتے ہیں کتنے کا
کیا محبت میں دام رہتا ہے

دِل دھڑکتا ہے تیز جانے کیوں
گھر تو اُن کا دو گام رہتا ہے

جانتے ہو وہ خاص کتنا ہے
جو بنا عام عام رہتا ہے

جس میں شامل ہو روح کی جگہ وجُود
عشق وہ یار خام رہتا ہے

خط تو ہم نے ہے لِکھ لیا راحتؔ
فقط خالی بنام رہتا ہے

اجنبیت کی چادر کو وہ اوڑھ کر
چل پڑا ہے ستم گر مجھے چھوڑ کر

مجھ سے لے لے قسم تیرا چہرہ بنے
دیکھ لے میرے سپنوں کو تو جوڑ کر

رشتۂ یاد بھی وہ ختم کر گیا
جا چکا ہے وہ خط بھی مجھے موڑ کر

کہہ گیا ہے مجھے میں چلا جاؤں گا
اِک محل ہے اُمیدوں کا وہ توڑ کر

دے محبت کو میری عبادت کا نام
میری چاہت بدن پہ یہاں اوڑھ کر

ہے یہ چالاک دنیا کہاں جائے گا
اتنے معصوم دل کو میرے توڑ کر

بے وفاؤں سے راحتؔ ہے دنیا بھری
کون سنتا ہے جتنا بھی تو شور کر

جان میری نہ جانا تم
مجھ کو مت تڑپانا تم

لیا ہے دل اب جان بھی لو
بالکل مت شرمانا تم

وہاں جو میری یاد آئے
کبھی بھی نہ گھبرانا تم

دیکھو گے تم جہاں محبت
مجھے وہیں بس پانا تم

شرط ایک اجازت جانے کی
جلد ہی واپس آنا تم

اور نہیں کچھ ڈر ہے اتنا
مجھ کو بھول نہ جانا تم

اپنی باہوں میں پاؤ گے
دِل سے مجھے بُلا نا تم

میرے ہو تم صرف میرے
اِک بار مجھے کہہ جانا تم

کیسے میرے بن رہتے ہو
آ کر مجھے بتانا تم

یاد رکھو تم میرے ہو
مجھ کو چھوڑ نہ جانا تم

ہونٹ اُس کے میں چومنا چاہوں
بن پیے آج جھُومنا چاہوں

کیسی ہے بات یارو کچھ سوچو
نین اُن کے میں ڈوبنا چاہوں

یاد آنے لگا ہے وہ اتنا
اب میں خود اُس کو بھولنا چاہوں

کہاں دھرتی پہ اُفق پر دیکھوں
اُس کو جب بھی میں ڈھونڈنا چاہوں

آج پھر سے چمن کو جانا ہے
اُس کی خوشبو کو سونگھنا چاہوں

مجھ کو تو اس کی اجازت بھی نہیں
اُس کی میں نیند لُوٹنا چاہوں

شرط اتنی کہ پیار سے جوڑے
میں تو ہر بار ٹُوٹنا چاہوں

کاش اس بار اُس کو روک سکوں
آج میں جس کو روکنا چاہوں

صدیاں مجھ کو لگیں اب راحتؔ
اُن سے اِک بات پوچھنا چاہوں

اب تڑپنے کا کچھ ارادہ ہے
اُن سے ملنے کا پھر جو وعدہ ہے

پہلے کی بات اور تھی جاناں
دردِ دِل اب میرا زیادہ ہے

ہم بھٹک کر یہ آ گئے ہیں کہاں
کوئی منزل نہ کوئی جادہ ہے

آؤ اس پر تم اپنا نام لکھو
دل کا کاغذ ابھی بھی سادہ ہے

اُس سے کہو وہ آج بھی نہ جائے تو اچھا
دنیا میں کیا ہے دِل میں ہی رِہ جائے تو اچھا

کرنے کو انتظار میں کرلوں تمام عمر
وہ بات اگر آج ہی کہہ جائے تو اچھا

وہ خواب جو جنت میں صنم اپنے محل کا
آنسو کے ساتھ آنکھ سے بہہ جائے تو اچھا

ہم پیار کیا تم سے تو نفرت نہیں کرتے
یہ بات اگر دِل ترا سہہ جائے تو اچھا

کیا چاند ہوا روشنی ہم کو نہیں دیتا
راحتؔ یہ چاند آج ہی گہہ جائے تو اچھا

اُن سے جو کچھ سنا نہیں جاتا
ہم سے بھی وہ کہا نہیں جاتا

اور تو کچھ نہیں وہ مانے مری
مجھ سے اُس بن رہا نہیں جاتا

دِل میں پہلے سا حوصلہ بھی نہیں
جانے کیوں غم سہا نہیں جاتا

کبھی رونے کو ہم ترستے ہیں
آج ہم سے ہنسا نہیں جاتا

میرے بن مر نہیں گئے کیوں تم
اُن کا تو یہ گلہ نہیں جاتا

دھیان اس کا رہے گا پیچھے ہی
خط وہ جب تک جلا نہیں جاتا

ہم سے اب زندگی کی راہوں میں
بن تمہارے چلا نہیں جاتا

اِک دِل کا درد تھا جو رہا زندگی کے ساتھ
خوش ہوں کہ غم تو دے گئے ہم کو خوشی کے ساتھ

ریزہ سی خواہشیں میرے بکھرے ہوئے سے خواب
یہ سب جڑا ہوا ہے تیری عاشقی کے ساتھ

ڈھنگ اب تو زمانے کے اُس کو آہی گئے ہیں
دل لگ گیا ہے یار کا اب دل لگی کے ساتھ

آنگن سے اُٹھے گی ترے شہنائیوں کی گونج
روئیں گے تیرے در پہ کھڑے بے بسی کے ساتھ

جس کو انا عزیز مجھے پیار ہے اُس سے
کیسے رہے خودی یہ بتا بے خودی کے ساتھ

میں بھول جاؤں اُس کو کوئی بھولنے تو دے
لازم ہے اس کا ذکر میری شاعری کے ساتھ

دِن کل کے انتظار کی لو پھر نذر ہوا
ڈوبی ہیں میری خواہشیں بھی روشنی کے ساتھ

چھوڑا مجھے اور مُجھ کو ہی الزام دے دیا
دھوکہ دیا ہے اس نے بڑی دلکشی کے ساتھ

راحتؔ یہ کھلا راز فرق سب میں مجھ میں ہے
وہ بولتا ہے مجھ سے فقط بے رخی کے ساتھ

کتنی پیاری ہیں تمہاری آنکھیں
ہائے قربان کنواری آنکھیں

خواب دیکھیں گی یہ تیرے کیسے
یہ صنم اپنی بیچاری آنکھیں

رو رہا تھا وہ ہماری خاطر
دیکھ کر ہم کو سنواری آنکھیں

ہے قسم نیند بُہت آتی ہے
دیکھ کے اُن کی خماری آنکھیں

کتنی دلکش ہے شام کی سُرخی
اُن کی اُن سے بھی ہیں پیاری آنکھیں

خالی آنکھیں ملن کا ہے وعدہ
آج تو اپنی سجاری آنکھیں

پیاری پیاری آنکھیں اُن کی
اُن سے حسیں پھر باتیں اُن کی

دِن بھی سارے اُن کے ہیں
اور ہیں ساری راتیں اُن کی

اپنے سر ہم لے لیں گے
دیکھنا ساری ماتیں اُن کی

اُس کے نام ہے دِل کی دھڑکن
اور ہیں ساری سانسیں اُن کی

خواہش ہے ایسا ہو جائے
خواب میرے ہوں آنکھیں اُن کی

دِل ہے کیا یہ جان بھی راحتؔ
قسم سے اب ہیں گھاتیں اُن کی

پیار کی بھیک اس طرح مانگی
جان سُولی پہ جس طرح ٹانگی
تم کہاں اور کہاں وعدہ وفا
کون سی آس کی جگہ باندھی
ہائے کشکولِ وفا خالی ہے
کس نے تقدیر کس طرح بانٹی

اب تو دِل کو نئی راہیں دے دو
اپنی بانہوں کی پناہیں دے دو

خواب کر دو ہمارے نام سبھی
جان یہ اپنی نگاہیں دے دو

ہو ہنسی تم کو مبارک لیکن
تم فقط ہم کو یہ آہیں دے دو

باندھنے کو دِل وحشی کے لیے
اپنی زلفوں کی سلاخیں دے دو

ہے علاج غمِ الفت راحتؔ
اب میری بانہوں میں بانہیں دے دو

یوں تو سب کچھ تیری خبر میں ہے
دِل پہ اِک چوٹ اِک جگر میں ہے

تیرے بن کچھ نہیں مجھے بھاتا
کیسا جادو تیری نظر میں ہے

پوچھا اس نے ہے پیار ہے کتنا
رات دِن سوچ اب سفر میں ہے

جب تو چاہے کرے بہار و خزاں
دِل کا موسم تیری پکڑ میں ہے

چاند کو دیکھ کے یوں لگتا ہے
تیری تصویر جو نظر میں ہے

وہ جلاتا ہے دھوپ میں راحتؔ
پھر بھی سایہ اُسی شجر میں ہے

مجرم ہوں سدا میں تیرے دربار میں لیکن
سُولی جو ملی مجھ کو تیرے پیار میں لیکن
شاید کہ تیرے ماننے میں لذت ہی نہ تھی
آیا بُہت مزہ تیرے انکار میں لیکن
محسوس کر ذرا مجھے کتنی ہوئی تکلیف
سب تیری سماعتیں رہیں جھنکار میں لیکن

آج سب چھوڑ گئے
دِل میرا توڑ گئے

ٹوٹ گئے خواب مرے
اپنا مُکھ موڑ گئے

جُھوٹی باتوں سے مرا
دکھتا دِل جوڑ گئے

میرے خط وہ مجھ کو
بن کہے موڑ گئے

بعد میرے ہے شکایت اُن کو
کیوں مجھے چھوڑ گئے

......✲......

خوش رہا وہ میری ہر خوشی کے لیے
یاد کافی تیری زندگی کے لیے

اپنے شعروں میں بس میں نے سوچا تُجھے
اِک یہی چیز تھی دلکشی کے لیے

سرتاپا تو صنم خوب صُورت غزل
ہاں کیا پیار ہے شاعری کے لیے

اور تو کچھ نہیں جانتے ہیں یہاں
جان دے دے گا وہ عاشقی کے لیے

تیرے در پہ کھڑا چاند کب سے صنم
کرتا ہے التجا چاندنی کے لیے

میری جاں جو تیری آنکھ میں ثبت ہے
یہ نشہ ہے بُہت بے خودی کے لیے

اپنی تیرہ شبوں کے لیے جانِ جاں
نام کافی تیرا روشنی کے لیے

اپنے مرشد کا نکالو صدقہ
اپنے منگتوں کو بچا لو بلھاؒ

عرس ہے پیر شاہِ عنایت کا
سر تا پا خود کو سجا لو بلھاؒ

ناچ لو پھر سے پیر کے آگے
حالِ دل کھل کے سنا لو بلھاؒ

جائز ہے جنگ میں اور محبت میں
اپنا گھونگھٹ بھی اُٹھا لو بلھاؒ

ہو گی مرشد کی بھی دلی خواہش
اپنے سینے سے لگا لو بلھاؒ

ہو کرم ، نظرِ کرم بابا پر
اپنے عاشق کو سنبھالو بلھاؒ

اب تمہیں واسطہ ہے پنجتن کا
اپنا راحت کو بنا لو بلھاؒ

ہم اُس بے وفا سے وفا کر رہے ہیں
حق پیار کا یوں ادا کر رہے ہیں

ہمارا نہیں وہ تو کیوں اُس کی خاطر
مجروح ہم اپنی انا کر رہے ہیں

بھروسہ کیا اُن کے وعدے پہ ہم نے
یہ پہلے بھی کی پھر خطا کر رہے ہیں

جو تصویر اُن کی سرہانے پڑی ہے
بھلانا تھا ہم نے یہ کیا کر رہے ہیں

وہ بھولے نہیں ہم کو کیا اس میں غلطی
بھلانے کی کوشش سدا کر رہے ہیں

آ جا کے انتظار کی ہمت نہیں رہی
تیری قسم ہے کوئی شکایت نہیں رہی

سیدھا کہو خبر نہیں ہے میرے حال کی
یا تم میں اب وہ رسمِ عیادت نہیں رہی

جانے کیوں سرِ شام میرے کانوں میں کوئی
کہتا ہے اُسے تم سے محبت نہیں رہی

تیری جفا نے وار کیا بارہا مگر
لیکن مجھے کبھی بھی عداوت نہیں رہی

دلدار میں دنیا میں کوئی فرق نہیں ہے
یہ کیا ہوا تمہاری بصارت نہیں رہی

دیکھو اُداسیاں کئی آجائیں گی نظر
آنکھوں میں وہ پہلی سے شرارت نہیں رہی

پوچھا اپنے خدا سے کہ تجھے کس طرح مانگا
میری طرف سے کوئی عبادت نہیں رہی

جب تُو نہیں تو کس طرح کومل ہوں راستے
مجھ کو بھی منزلوں کی ضرورت نہیں رہی

عجب طوفان سا دِل میں مچا ہے
سُنی آواز تو پھر یوں لگا ہے

وہی غصہ وہی برہم مزاجی
ہمیں پھر سب وہی اچھا لگا ہے

ترا انکار سب باتوں پہ میری
ہمیشہ کی طرح سچا لگا ہے

مری آواز سن کر رو پڑے ہو
تمہیں بھی آج کتنا دکھ ہوا ہے

عنوان

نہیں تھا منتظر کوئی
قدم دہلیز پہ رکھا
اچانک یوں لگا مجھ کو
نہیں ایسا نہیں کچھ ہے
ہمارا منتظر ہے وہ
جو صدیوں سے ہمارا ہے
زندگی اُسی کے سنگ ۔۔۔
چلو اِک کام کرتے ہیں
تمہیں سب کچھ بتاتے ہیں

بہت سے نام ہیں اُس کے
سبھی جو پیار سے رکھے
اُسے ہم یوں بلاتے ہیں
کبھی تنہائی کہتے ہیں
کبھی خاموشیاں اُس کو
اصل جو نام ہے اُس کا
چلو اب وہ بتاتے ہیں
کبھی کہتے ہیں کومل ہم
کبھی راحت بُلاتے ہیں

دِل کیا جلا کہ ساتھ محبت بھی جل گئی
جو عُمر بھر کی تھی وہ ریاضت بھی جل گئی

تُو نہ ملے تو کیسے نمازوں میں دِل لگے
آ دیکھ ذرا ساری عبادت بھی جل گئی

تیرے خطوں کی راکھ تیرے تحفوں کے ٹکڑے
لے آج سے یہ ساری حفاظت بھی جل گئی

تُو آئے کبھی جائے کبھی بھی نہیں آئے
شکوہ رہا نہ کوئی شکایت بھی جل گئی

کتنا ہوا نقصان میرے خوابوں کا راحتؔ
نیندیں جلی کیا ساتھ امانت بھی جل گئی

سوچا ہے تجھے کتنا ہر اِک جام سے پہلے
لگتی ہے آگ اشکوں میں ہر شام سے پہلے

جب سے ہوا ہے عشق تو نیندیں اجڑ گئیں
تیری قسم ہے سوتے تھے آرام سے پہلے

تیرے ہی لیے ہوتی ہیں وہ ساری دعائیں
کرتے ہیں آگے رکھ کے جو قرآن سے پہلے

دیتا ہے کوئی اب بھی صدائیں مجھے راحتؔ
ہر شام بڑی دیر تک آذان سے پہلے

بکھرے جو ٹوٹ ٹوٹ کے ارمان کیا لکھوں
کیا خط لکھوں اور پھر ترا عنوان کیا لکھوں

کچھ نہیں لکھنے کو بچا اب کتاب میں
پورے نہ ہوئے جو میرے ارمان کیا لکھوں

لٹ گیا ہے سب مرا الفت کی راہ میں
تفصیل اب میں بے سر و سامان کیا لکھوں

اُس کی آنکھیں دیکھ کر جو ہو گیا ہے
راحتؔ نہیں الفاظ وہ نقصان کیا لکھوں

تمت بالخیر